خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 28 مارچ 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اس رمضان میں سے گزرے اور یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس رمضان میں عبادتیں کر نیکی توفیق عطا فرمائی، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس پر استقامت اختیار کی جائے، جن کو اللہ تعالیٰ نے نیکیاں کر نیکی توفیق دی ہے اب یہ انکا فرض ہے کہ وہ ان نیکیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بناتے ہوئے آئندہ ان نیکیوں کو جاری رکھتے ہوئے اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد کو پانیوالے ہوں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک مومن تو وہ ہی ہے جسے ایک نماز سے دوسری نماز تک کی فکر ہوتی ہے، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کی فکر ہوتی ہے، ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کی فکر ہوتی ہے۔ یعنی وہ انتظار کرتا رہتا ہے کہ اگلا موقع ملے اور وہ ان عبادتوں کی ادائیگی کر سکے اور اس دوران بھی مختلف عبادتوں میں مصروف رہے، اور اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو یہ عبادتیں ان کا کفارہ بن سکیں۔

حضرت مسیح موعودؑ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو نفس نے دھوکہ دیا ہے"۔ فرمایا دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے۔

اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ (13) برس تک دکھ اٹھائے۔ تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں۔ مگر آپ نے صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ فرمایا کہ " آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اور فرمایا کہ " اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چپ ہو جائیں گے۔۔۔ فرمایا کہ صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے جو کسی اور چیز کے بارے میں اس طرح نہیں کیا گیا۔ جب انسان مشکلات کا سامنا کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر وہ برکتیں حاصل کرتا ہے۔ بے شک ہماری جماعت کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے تاہم، ان سب کے باوجود ہمیں صبر کرنا ہو گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم صرف رمضان میں ہی دعا کرتے ہوں۔ بلکہ اگر ہم رمضان میں اختیار کی جانے والی دعاؤں اور خوبیوں کو برقرار رکھیں، تو ہم ان برکات کے حقدار ہوں گے۔ تب ہم کامیابی حاصل کریں گے اور کوئی بھی ہماری جماعت کی ترقی کو روک نہیں سکے گا۔

تقویٰ اور استقامت اختیار کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ:
اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے۔"(شروع شروع میں تو صبر کرنا پڑتا ہے۔ صحابہ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ بعض وقت روٹی کا ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا۔) کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ بھلائی نہ کرے۔ جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاوَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
(الطلاق 3-4)
خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ۔ ۔۔۔ "خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ۔ اس سے سب کچھ حاصل ہو گا۔ استقامت چاہئے۔ انبیاء کو جس قدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں۔ فرمایا کہ:"خالی خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہو سکتا ہے۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 204۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا رمضان میں صرف روزے اور نمازیں پڑھ لیں تو اس سے کچھ نہیں ہو گا۔ مستقل مزاجی ہو گی تو سب کچھ ملے گا۔ جو تقویٰ میں بڑھنے والے ہیں اور پھر یہ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ولی ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد اللہ کو زندہ ثابت کرنا اور دوسرا مقصد انسان کو اللہ کے ساتھ جوڑنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا، وہ پورا کر دیا، اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کا شکر ادا کریں اور اپنی عبادتوں میں اضافہ کرتے ہوئے اپنے ایمان کو مضبوط کریں تاکہ ہم اللہ کی برکات حاصل کریں اور مسیح موعود کی بیعت کا مقصد ادا کر سکیں۔ اگر انسان نیک عمل اور اللہ کی عبادت کرنے کا جذبہ اختیار نہیں کرتا تو مسیح موعود سے بیعت کرنے کا کوئی مقصد نہیں۔ ہمارے اعمال پروں کی مانند ہیں، بغیر نیک اعمال کے ہم روحانی ترقی اور اللہ کے قرب الٰہی کی بلندیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ لہٰذا، انسان کو سوچنا، اور نیک اعمال اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اللہ کے قریب جا سکے اور اس کے ساتھ سچا تعلق قائم کر سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سمجھنے کی توفیق دے کہ ہم اپنی عبادتوں کو کس طرح زندہ رکھیں، اللہ کے ساتھ کس طرح تعلق قائم کریں، کس طرح تقویٰ قائم کریں، کس طرح اعلیٰ اخلاق قائم کریں، کس طرح دنیا میں اللہ کی واحدانیت قائم کریں، کس طرح دنیا کو تباہی سے بچائیں، اور کس طرح خود کو دنیا کی آفات اور تباہیوں سے بچائیں۔ جب ہم یہ سمجھ جائیں گے، تو ہم وہ ہوں گے جو حضرت مسیح موعود سے بیعت کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ ہمیں اس بیعت کو پورا کرنے کی توفیق دے اور یہ رمضان ہمارے لیے برکتوں کا ذریعہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور برکات سے ہمیں نوازے۔ ہم پورے سال اللہ کی عبادت کرتے رہیں اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَيْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ يُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ يَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ يَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞